



میں کس کے ہاتھ پر اپنا لے دو  
تلاش کرو؟ ابو حسین نورستانی  
حفظ اللہ تعالیٰ

''میں کس کے ہاتھ پر اپنا لے دو  
تلاش کرو؟

ابو حسین نورستانی حفظ اللہ  
تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ  
باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یدہ  
اللہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ہادی لہ و اشہدان لا  
إله إلا اللہ و أشہد أن محمد ا عبدہ و رسولہ اما

بعد !

دین اسلام افراط و تفریط کے درمیان معتدل ہے اسکی رات بھی دن کی طرح روشن اور واضح ہے قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور اسکی تفصیل، تفسیر و تشریح احادیث نبویؐ میں وارد ہے

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَلْمَقَدِّ كَيَانَ فِي قَصَصِ عِبْرَةٍ  
لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا  
يُفْتَرَى وَلَا يَنْتَقِصُ ذِي بَيِّنٍ  
يَدِينُهُ وَتَفْصِيلِ شَيْءٍ وَهُدًى  
وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

(یوسف: 111)

’یہ قرآن گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے‘

آج امت جس مشکل میں گھری اور پھنسی ہوئی ہے، خاص طور پر پاکستان جن پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے، جتنی قتل و غارت گری یہاں ہو رہی ہے باوجودیکہ پاکستان دارلحرب نہیں ہے اس سب کچھ کے پیچھے گولی کافر کی اور کندھا مسلمان کا استعمال ہو رہا ہے اور اس میں خطا کاروں اور مجرموں سے کہیں زیادہ معصوم لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے کتنی مساجد ان بے گناہ نمازیوں کے خون سے رنگیں ہوئی ہیں کہ جن کا اس جنگ و جدل سے کوئی تعلق نہیں، انکا خون ان بے بصیرت و عجلت پسند مفتیان کے سر سے جو کم علم بھی ہیں اور کم فہم بھی! جبکہ،

مَنْ قَتَلَ زَفْسًا بِغَيْرِ زَفْسٍ أَوْ  
فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ زَمًّا قَتَلَ  
لِنَفْسِهِ جَمِيعًا

(المائدہ: 32)

’جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں

فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گیا  
اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا“

اور اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا اسلام  
میں وارد ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

[وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مِّنْ بَاطِلٍ مَّا تَعَمَّ دَمًا  
فَجَزَاءٌ لَهُ سَجْدَةٌ تَمُّ خَلْدًا فِيهِ بَاطِلٌ  
وَأَعْدَابٌ لَّهُ عَذَابًا عَظِيمًا ]

(النساء : 93)

”اور اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا جہنم  
میں ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب  
ہے، اسے اللہ نے لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب  
تیار کر رکھا ہے“

اسلام میں اگر کوئی کسی کو غلطی سے بھی قتل  
کردے یا مارے تو اس کو بھی خلاصی کے لئے دنیا  
میں اس قتل کے بدلے بھاری قیمت چکانا ہوتی ہے  
جیسا کہ قرآن کی مندرجہ ذیل آیت میں مذکور ہے

[وَمِمَّا كَانَتْ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا  
إِلَّا بِخَطَاةٍ أَلَّهَا وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا  
خَطَاةً فَتَجَرَّ رِيسُ رَقَبَةٍ مِّنْهُ  
وَدِيَّةٌ مِّنْ سُلَّمَةِ إِيَّاهُ أَوْ هَلَالَةٌ ]

(النساء : 92)

”اور اگر غلطی (قتل خطا) سے کسی بے گناہ مسلمان  
کو قتل کرے تو اس کا کفار ادا کرنا فرض ہے ایک  
مسلمان غلام کی گردن اڑا کرے اور مقتول کے ورثاء  
کو خون بھرا ادا کرے“

یعنی دونوں صورتوں (عمداً یا خطاً) میں قاتل قابل  
مواخذہ ہے! [1]

رسول اللہ ﷺ نے حج الوداع 10 جری، 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب مسلمانوں کو مخاطب فرما کر نصیحت فرمائی

”لوگو! میری بات سن لو! کیونکہ میں نے جاننا، شاید اس سال کے بعد تم میں اس مقام پر کبھی نہ مل سکو“

(ابن شام)

”تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا آج کے دن کی، روا ہے میں نے کی اور موجود شہر کی حرمت ہے“

(صحیح مسلم)

یوم النحر 10 ذوالحجہ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس میں بھی آپ نے کل کی (پچھلی) باتیں دہرائیں یہ پوچھنے کے بعد کہ یہ کونسا ہے، کونسا شہر اور کونسا دن ہے؟ فرمایا:

”اچھا تو سنو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے اس شہر، اس میں ہے اور اس دن کی حرمت ہے“

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے“

(صحیح مسلم)

اور ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

”کسی کافر کا (بلاوجہ) قتل بھی جائز نہیں، جس نے کسی ذمی (اسلامی ریاست میں معاہدہ کے تحت رہنے والا کافر) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکتا گا“



(یاد رہے کہ یہاں ہماری مراد مسلم ممالک اور مسلم معاشرے میں ہونے والی کاروائیاں مراد ہیں نہ کہ کسی حربی کافر ملک میں ہونے والی کاروائیاں کیوں کہ وہاں کے ضابطہ مختلف ہیں)

اللهم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه  
وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه